مساجد کے دروازے تمام موحدین کے لئے کھلے ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست ۱۹۸۰ء بمقام مسجد نور۔ ناروے)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہر قسم کی حقیقی اور کامل تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمام عبادت گاہیں یعنی مساجد اللہ ہی کی ملکیت ہیں اس لئے مسجد کا مالک خدا ہی ہوتا ہے ہماری حیثیت تو صرف ایک مہتمم اور نگہداشت کرنے والے کی ہے۔ اسی لئے مسجد کے دروازے تمام موحدین کے لئے کھلے ہوتے ہیں یعنی اُن تمام لوگوں کے لئے جو خدائے واحد وقادر مطلق یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اس میں آئیں۔ تاہم جو شخص دل میں بُری نیت گری ہوئی خواہشات اور شرارت کے ارادے سے مسجد میں آنا اور اس کی بے حُرمتی کرنا چاہتا ہے اسے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا وَ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (الحج:۴۱) مسجد عبادت کی ایک ایسی جگہ ہے جس میں اللہ کو بکثرت یاد کیا جاتا ہے۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا (التوبۃ:۱۰۸) مسجد عبادت کی ایک ایسی جگہ ہے جس کی بنیاد طہارت، تقویٰ اللہ اور حصول رضائے الٰہی پر ہے۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (التوبۃ:۱۸) ظاہر ہے مشرکوں (یعنی توحید باری تعالیٰ کے دشمنوں) کا یہ حق نہیں اور نہ ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کے نگران اور متولّی ہوں صرف وہی مسجدوں کے متولی ہو سکتے ہیں جو

حقیقی طور پر اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

حقیقی ایمان باللہ کے تعلق میں حضور نے صفاتِ باری کی معرفت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ اللہ ذاتِ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی اور عبادت اور اطاعت کے لائق نہیں وہ عالم الغیب ہے وہی اپنی ذات کی حقیقی معرفت رکھتا ہے اس کے سوا کوئی اس کی ذات اور صفات کا احاطہ نہیں کرسکتا ہر مشہود چیز کا بھی حقیقی علم اُسی کو ہے اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کی نگاہ میں ہے یہ ہے اس کے احاطۂ علم کی غیر محدود وسعت۔ الرحمٰن ہے وہ اعلیٰ و اجلّ ہے اور نقص سے یکسر مبّرا ہے۔ امن کا سرچشمہ اُسی کی ذات ہے وہ ہر قسم کے نقائص، تیرہ بختیوں اور مصائب سے پاک ہے اور سب کی پناہ وہی ہے وہی حفاظت کرنے والا، کامل قدرتوں والا، غلبہ پانے والا اور بلند شان والا ہے وہ سب کی حفاظت کرتا ہے اور سب پر فائق و اعلیٰ ہے اور تمام بگڑے ہوؤں کو درست کرنے والا ہے اور اپنی ذات میں کامل طور پر خود کفیل ہے۔ اللہ پیدا کرنے والا، بنانے والا اور سنوارنے والا ہے۔ تمام صفاتِ حسنہ اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ قادرِ مطلق اور کامل حکمتوں والا ہے وہ جو چاہتا ہے اسے کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ دُنیا کا مالک وآقا، بے انتہا فضل کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا اور جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے جزا سزا کا اختیار کسی اور کو نہیں دیا۔ اللہ حیّ و قیوم اپنی ذات میں خود کفیل اور ہر حیات کا سرچشمہ اور ہر وجود کا سہارا ہے۔

وہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا ہے نہ خود جنا ہوا ہے اور کوئی نہیں جو اس کا ہمسر ہو یا اُس جیسا ہو۔

سرِ مو انحراف کئے بغیر توحید باری پر صحیح رنگ میں ایمان لانا یہ وہ عدل ہے جو ایک بندے کے لئے اپنے خالق کے بارہ میں روا رکھنا لازم ہے۔

توحیدِ باری پر ایمان کا اعلان کرنے اور پوری صحت کے ساتھ اعلان کرنے کی غرض سے ہی اللہ کا گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔ صرف وہی لوگ جو اس کی ذات پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں اس بات کے مستحق ہیں کہ اُس کے گھر میں داخل ہوں لیکن اس کی ذات پر حقیقی ایمان رکھنا محض اس کے

فضل سے ہی ممکن ہے۔ سو آؤ ہم دُعا کریں۔

اے خدا! ہماری اس کوشش کو قبول کر اور اپنے اس گھر کو اس خوبصورت سرزمین کے باشندوں کے لئے جائے پناہ اور عبادت کا مرکز بنا اور ان تمام لوگوں کے لئے جو اس کے اہل ہوں اس گھر کو امن اور حفاظت کی جگہ بنا۔

اے خدا! اپنے اس گھر کو ایسا بنا کہ تیرے مسیح کے پیرو تمام نوعِ انسانی کو ایک ہی انسانی برادری یعنی امتِ واحدہ کی شکل میں متحد کرنے کے لئے جو عظیم کوششیں بروئے کار لا رہے ہیں یہ ان میں اور اضافہ کا موجب ہو۔

اے خدا! تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی توفیق عطا کر کہ وہ تیری فرمانبردار بنی رہیں اور ہم پر ہماری عبودیت کے طریق آشکار کر اور ہم پر رجوع برحمت ہو کیونکہ تو بار بار کرم کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۵؍نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲)